کیا مکہ دارالکفر ھے یا نھیں؟

شیخ حمد بن عتیق رحمہ اللہ

اہل مکہ اور شہر مکہ کے بارے میں کسی نے شیخ حمد بن عتیق رحمہ اللہ سے مذکورہ سوال کیا اس کے جواب میں شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید دیکر بھیجا وہ توحید جو تمام رسولوں کا دین ہے اس توحید کی حقیقت کلمہ لا الہ الا اللہ سے واضح وثابت ہوتی ہے یعنی ایک اللہ کو تمام مخلوق کا معبود سمجھنا اس کے علاوہ کسی قسم کی عبادت کسی کے لیے نہ کرنا اور یہ کہ عبادت کا مغز دعا ہے عبادت میں امید۔ خوف۔ توکل۔ رجوع۔ ذبح۔ نماز وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ہر عمل کی صحت کے لئے یہ عقیدہ شرط اولین اور پہلا اصول ہے۔ دوسرا اصول ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنی اور ہر چھوٹے بڑے معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحکیم کو تسلیم کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور دین کی تعظیم۔ دین کے اصول وفروع دونوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ماننا۔

پہلا اصول شرک کی نفی کرتا ہے۔ شرک کی موجودگی میں یہ اصول نہیں پایا جاتا۔ دوسرا اصول بدعت کی نفی کرتا ہے۔ بدعت کی موجودگی میں یہ دوسرا اصول قائم نہیں رہ سکتا۔ جب یہ دونوں اصول علم وعمل دونوں طرح سے ثابت ہوجائیں اور ان کی دعوت بھی دی جاتی رہے اور یہ اصول کسی شہر کا دین قرار پاجائیں یعنی اس شہر کے باشندے ان پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل کی دعوت دیں اور جو بھی ان اصولوں کو اپنائیں یہ شہر والے ان سے دوستی رکھیں ان اصولوں کی مخالفت کرنے والوں سے دشمنی کریں تو یہ لوگ موحد کہلائیں گے اور اگر شرک بہت زیادہ پھیل جائے کہ کعبہ۔ مقامِ ابراہیم۔ حطیم وغیرہ کو پکارا جائے یا انبیاء وصالحین سے دعائیں مانگی جائیں۔ شرک کے نتائج وعواقب بھی عام ہوجائیں جیسے زنا۔ سود۔ ظلم۔ سنتوں سے روگردانی۔ بدعات وگمراہیوں کی کثرت تحکیم ظالم ائمہ کے پاس آجائے یا مشرک نوابوں کے پاس دعوت قرآن وسنت کے علاوہ دوسری چیزوں کی دیجاتی رہے یہ کام جس شہر میں بھی ہوں تو ادنیٰ علم والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ شہر کفر وشرک کا شہر کہلائے گا خاص کر جب اس کے باشندے توحید سے دشمنی رکھتے ہوں ان کے دین کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہوں اسلامی ممالک کے خلاف سازشیں کررہے ہوں۔ اگر کسی کو ہماری ان باتوں کے دلائل چاہئیں تو قرآن میں بے شمار آیات ہیں جو ہماری بات کی صحت پر دلالت کرتی ہیں۔ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے ہر عالم کو معلوم ہے کہ یہ دین کے لوازمات میں سے ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے شرک کا (کہ فلاں شہر میں شرک بھی ہے) تو شرک آفاقی مسئلہ ہے کسی خاص شہر کا نہیں ہے لہٰذا اس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے یہ لایعنی اعتراض ہے یا معلومات کی کمی ہے اس لیے کہ دنیا کے لوگ اہل مکہ کے تابع ہیں۔ کعبہ۔ مقام ابراہیم۔ حطیم میں دعا کرنے میں جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ ہر موحد اس سے باخبر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب سب کو معلوم ہے کہ اہل مکہ کے بارے میں جو بھی ہم نے کہا ہے یہ مسئلہ کی وضاحت کے لئے کافی ہے اب اہل مکہ اور دوسروں کے درمیان فرق کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ البتہ جن ممالک میں مسلمان اپنا توحید چھپا رکھتے ہوں اپنے دین کے اظہار کی جراءت نہیں کرسکتے نمازیں چھپ کر پڑھتے ہیں اس لیے کہ انہیں معلوم ہے کہ اس ملک یا شہر کے لوگ دین اسلام سے دشمنی رکھتے ہیں تو ایسے ملک یا شہر والوں کے بارے میں حکم لگانا۔ فتویٰ دینا کیا مشکل ہے؟ اگر کوئی شخص کعبہ کو پکارتا ہے یا حطیم یا مقام ابراہیم کو پکارتا ہے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پکارتا ہے تو آج کل کوئی مسلمان اس کو کہہ سکتا ہے کہ غیر اللہ کو مت پکارو؟ یا کہہ سکتا ہے کہ تم مشرک ہو؟ اگر کوئی شخص یہ بات کہہ بھی دے تو کیا وہ پکارنے والا اس کہنے والے کی بات برداشت کرتا ہے؟ یا اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوجاتا ہے؟ اگر ان مذکورہ اشیاء کو پکارنے والا سمجھانے والے کی بات نہیں مانتا تو سمجھ جانا چاہیے کہ وہ توحید پر قائم بھی نہیں اور توحید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سمجھا بھی نہیں اگر ان لوگوں سے کوئی یہ کہدے کہ اپنی اس (مشرکانہ) روش سے باز آجاؤ قبروں پر بنائے ہوئے قبے مسمار کردو۔ غیر اللہ کو پکارنا حرام ہے۔ کیا خیال ہے کہ یہ لوگ اس شخص کے ساتھ وہ سلوک نہیں کریں گے جو قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا؟

جب کوئی ملک دارالاسلام ہو تو ممکن ہے کہ اس میں اسلام کی دعوت نہ دی جاسکتی ہو؟ قبے اور مزارات کے خاتمے کا حکم نہ دیا جاسکتا ہو؟ شرک اور اس کے لوازمات سے منع نہ کیا جاسکتا ہو؟ اگر کسی کو اس بات سے مکہ کے دارالاسلام ہونے کا شبہ ہوتا ہو کہ اس کے رہنے والے نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حج کرتے

ہیں تو اس کو چاہیے کہ سب سے پہلی اور بنیادی چیز کے بارے میں سوچنا چاہیے کہ وہ اس شہر کے باشندوں میں ہے یا نہیں وہ بنیادی چیز ہے توحید جو مکہ میں اسماعیل علیہ السلام کی دعوت کی وجہ سے پختہ ہوا تھا اور اہل مکہ کافی عرصے تک توحید پر قائم رہے مگر پھر اس میں عمرو بن لحی کی وجہ سے شرک پھیل گیا اور اہل مکہ مشرک بن گئے یہ علاقہ شرک کا علاقہ بن گیا اگرچہ ان میں دین کے کچھ امور بھی باقی رہے مثلاً حج۔ صدقات وغیرہ مگر چیزیں انہیں کافر کہلانے سے نہ بچا سکیں۔ جبکہ موجودہ دور میں ہماری اور کچھ دیگر لوگوں کی رائے میں ان کا شرک اُس زمانے کے شرک سے بڑھکر ہے۔

آدم علیہ السلام کے بعد زمین میں رہنے والے انسان دس صدیوں تک توحید پر قائم رہے پھر صالحین سے متعلق ان لوگوں میں غلو پیدا ہو گیا اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ ساتھ صالحین کو بھی پکارنے لگے اس طرح وہ لوگ کافر بن گئے پھر اللہ نے ان کی طرف جناب نوح علیہ السلام کو بھیجا جو انہیں توحید کی طرف دعوت دیتے رہے۔ اسی طرح ہود علیہ السلام کے بارے میں (قرآن میں) مذکور ہے کہ انہوں نے بھی لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی اس لیے کہ وہ لوگ عبادت میں ہود سے اختلاف نہیں کر رہے تھے صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو خالص توحید کی طرف بلایا حالانکہ وہ لوگ اللہ کی الوہیت کے قائل تھے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب کسی شہر میں غیر اللہ کو پکارا جائے اور شرک کے دیگر لوازمات اپنائیں جائیں اور وہاں کے باشندے ان چیزوں پر مداومت کریں ان کے لئے جنگیں کریں اور اہل توحید کی دشمنی پر کمر بستہ رہیں دین کی تابعداری سے انکار کر دیں تو اس شہر کے بارے میں کیسے نہ کہا جائے کہ وہ کفر کا شہر ہے اگرچہ وہ کفر کی طرف منسوب نہ بھی ہوں اور کفار سے براءت بھی کرتے ہوں انہیں برا بھلا بھی کہتے ہوں کفر اپنانے والوں غلط بھی سمجھتے ہوں انہیں کفار وخوارج بھی کہتے ہوں یہ سب چیزیں اگرچہ موجود ہوں یہ ایک عام مسئلہ ہے۔ اور جہاں تک انفرادی یا جزوی فیصلوں کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب کوئی مسلم اہل شرک سے دوستی کرے ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرے تو وہ دین سے مرتد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان قابل غور ہے:

إِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوا عَلَىٰٓ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلٰى لَهُمْ .(محمد: ۲۵)

جو لوگ پیٹھ پھیر کر مرتد ہو گئے جبکہ ان کے سامنے ہدایت واضح ہو گئی تھی۔ شیطان نے ان کے سامنے یہ کام مزین کیا اور انہیں امیدیں دلائیں۔

دوسرا فرمان ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهٗ مِنْهُمْ. جس نے تم میں سے ان کفار سے دوستی کی وہ انہی میں سے ہے۔ (مائدہ: ۵۱)

اسی طرح کی بہت سی آیات ودلائل ہیں جیسا کہ سورہ توبہ میں ارشاد ہے:

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ. بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کفر کر چکے ہو۔(توبۃ: ۶۵)

وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ. یہ کفریہ کلمہ کہہ چکے ہیں۔(توبۃ: ۷۴)

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. (آل عمران: ۸۰)

اللہ تمہیں اس بات کا حکم نہیں کرتا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو رب بناؤ کیا وہ اللہ تمہیں کفر کا حکم دے گا جبکہ تم مسلمان ہو؟

ارشاد ہے

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا .(الحج: ۷۲)

جب ان پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں واضح طور پر تو تم دیکھو گے کافروں کے چہروں پر نفرت۔ قریب ہے کہ یہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں جو ان پر ہماری آیات پڑھتے ہیں۔

واللہ اعلم!

تالیف: شیخ الاسلام حمد بن عتیق رحمہ اللہ

ترجمہ: فضیلۃ الشیخ: ابوجنید حفظہ اللہ